تضمینِ مبین

۱۴۰۲ھ

نعت

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری

3772

3772

عزیز حاصل پوری، ملتان

ناشر: ابو محمد نور احمد ریاض مدرسہ انوار العلوم ملتان

اجمیری کتب خانہ پیر پٹھان روڈ ملتان

Marfat.com

ذخیرہ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

جو 2001ء میں میاں صاحب نے

پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو عطا فرمایا

PUNJAB
UNIVERSITY
LIBRARY
LAHORE

CLASS NO ....

BOOK NO ....

S-369—Punjab University Press — 10,000—29-1-2003

Marfat.com

3772

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تضمینِ مبین

۱۴ ھ ۰۲

"بر سلام الشاہ احمد رضا بریلوی"

۱۹ ء ۸۲

اشعارِ حکیم الامت علامہ اقبالؒ

۱۴۰۲ھ

عزیز حاصل پوری

ملتان

ناشرین:
ابو محمد نور احمد ریاضؔ مدرسہ انوار العلوم (کچہری روڈ ملتان)
اجمیری کتب خانہ، پیر پٹھان روڈ ملتان شریف

Marfat.com

87013

84583

جملہ حقوق محفوظ

کتاب ـــــ تضمینِ مبین

مصنف ـــــ عزیز حاصل پوری، ملتان

کتابت ـــــ ابنِ کلیم، کلیم آرٹ پریس حسن پروانہ روڈ ملتان

بار اوّل ـــــ ۱۹۸۲ء، ایک ہزار

ناشرین ـــــ ابو محمد نور احمد ریاض، مدرسہ انوار العلوم ملتان

اور ـــــ اجمیری کتب خانہ، پیر پٹھان روڈ ملتان

طابع ـــــ عدل پرنٹرز ملتان

قیمت ـــــ ۱۰/- روپے آفسٹ پیپر

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

3772

تقریظ

غزالیٔ زماں حضرت علامۃ العصر سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی مدظلہ
مرکزی صدر جماعت اہلسنت پاکستان و مہتمم مدرسہ انوار العلوم ملتان

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

زیر نظر "تضمینِ مبین" اعلیحضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے سلام پر اور علامہ اقبال مرحوم کے کلام پر کہی گئی ہے اور یہ نتیجہ ہے عزیز حاصل پوری کی فکر کا!

عزیز حاصل پوری پاکستان کے معروف نعت گو شاعر ہیں فنِ تضمین میں اور تاریخ گوئی میں بھی آپ کو فطری کمال حاصل ہے۔

Marfat.com

آپ نے اس کتاب کے لئے تاریخی نام "تضمینِ مبین" تجویز کیا ہے جو انتہائی خوبصورت نام ہے اور صرف نام ہی خوبصورت نہیں کلام بھی گلدستۂ محاسن ہے!

ارباب نظر اور سخن فہم حضرات اس تضمین کے مطالعہ سے یقیناً لطف اندوز ہوں گے اور کیف و سرور پائیں گے۔

اللہ تعالیٰ عزیز صاحب حاصل پوری کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور دارین میں اپنی نعمتوں سے نوازے نیز بارگاہِ رسالت کا قرب نصیب فرمائے۔ آمین

سید شاہ سعید کاظمی (دستخط)

۱۲ ستمبر ۱۹۸۲ء

Marfat.com

حرفِ اوّل

پروفیسر انور جمال

3772

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم طائف کے بنے ہوئے نعلین پسند فرماتے تھے کیونکہ وہاں کا چمڑہ عمدہ ہوتا تھا۔ مولانا جامیؒ کی ایک نعت کا شعر ہے۔

ادیمِ طائفی نعلینِ پا کُن !
سراک از رشتۂ جانہائے ما کُن

(یعنی طائفی چمڑے کے بنے ہوئے نعلین استعمال فرمایئے اور ان جوتوں میں ہم غلاموں کے رشتۂ جاں کا تسمہ لگایئے)

اِس شعر سے اُس جذباتی عقیدت اور محبت و خلوص کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے جو شاعر کو اپنے ممدوح کی ذات سے ہے۔

نعت گوئی کے تین متداول اسالیب ہیں ۔ ایک تو پیکرِ مصطفٰےؐ اور شبیہِ رسولؐ کے اعضاء و اجزا کا بیان، — دوسرے حضورِ اکرمؐ کی ذات و صفات کی قرآنی تلمیحات اور تصوف کی اصطلاحات میں بیانیہ

Marfat.com

انداز کی مدح جس میں آپ کے مدارج اور روحانی مراتب کا اظہار اس طریق سے ہو جیسے قصائد کی عام روش ہوتی ہے۔ اس میں شاعر کو اپنے فنِ شعر کے کمالات دکھانے کی بھی گنجائش نکل آتی ہے۔ جیسے اردو میں محسنؔ کاکوروی اور شادؔ عظیم آبادی کی نعتیں ۔ فارسی میں نظیریؔ نیشاپوری اور ناصر علی سرہندی کا کلام ۔ تیسرا اسلوب زیادہ مقبول لیکن زیادہ مشکل ہے شاعر سیّدالانبیاء کی ذاتِ اقدس سے اپنی والہانہ محبّت کی بنیاد پر ایسے پرخلوص انداز میں عقیدت کا اظہار کرے جس میں اس کے لفظ بھی اسکی داخلی سرمستی جذبات کے ترجمان بن جائیں۔ جیسے اردو میں حضرت احمد رضا خاں بریلویؒ، علامہ اقبال اور مولانا ظفر علی خاں کا نعتیہ کلام فارسی میں جامیؔ اور خسروؔ کا اور عربی میں حضرت حسّان بن ثابتؓ کی نعتیں۔

عزیز حاصل پوری تیسرے اسلوب کا شاعر ہے ۔ وہ سراپا نیاز ہے ۔ کہیں وارداتِ قلبی نے اوصافِ رسالتمآبؐ سے زبان و قلم کو مشرف کیا کہیں کیفیات و تاثرات نے ذکرِ رسول کی حلاوت سے عشق و مستی کی دنیا

Marfat.com

آباد کی ہے ۔ کہیں زیست کی ناقدری اور اقدار کے ادبار وانحطاطِ انسانی بے حسی اور بے عملی کا شکوہ دامن گیر ہے ۔ اور سرکار سے نگہ کرم کی التجا ہے ۔ نعت گوئی میں عزیز کا عام اسلوب یہی ہے ۔

یوں تو شمع نعت چودہ سو سالوں سے فروزاں ہے اور اس کی صد رنگ روشنیوں سے عشق رسالت کے پروانے اپنے دل وجاں کی وادیوں کو مستنیر کرتے رہے ہیں ۔ ہر شاعر نے اپنے اپنے اسلوب خاص میں حضورِ رسالت ہدیۂ مدح پیش کیا ہے ۔ حتیٰ کہ اس میں ہندو ، سکھ اور دوسرے مذاہب کے شعراء نے بھی حصّہ لیا ہے ، چنانچہ نعتیہ قصائد سلام اور غزل کی ہیئت میں نعتوں کا ایک قابلِ قدر ذخیرہ اُردو زبان میں موجود ہے ۔ موجودہ صدی میں جو عوامی شہرت اور پذیرائی حضرت احمد رضا خاں بریلوی کے سلام کو حاصل ہوئی ہے وہ بہت کم نعتوں کے حصّہ میں آئی ہے ۔ اسکی بے شمار دیگر وجوہات کے علاوہ ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ اس نعتیہ سلام کے بطون میں عشق ومستی اور جذب وکیف کے چشمے

Marfat.com

پھوٹتے ہیں اور شاعر کی عقیدت کے طوفان مچلتے نظر آتے ہیں ظاہر ہے

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے

عزیز حاصل پوری نے اپنی عمرِ عزیز کا ایک توانا حصّہ طویل اور اہم حصّہ نعت گوئی میں گذارا ہے۔ غزلوں کے ذخیرے کے علاوہ ان کی نعتوں کا ایک مجموعہ "صحیفۂ نور" کے نام سے مُرتب ہو چکا ہے۔

زیرِ نظر کتاب میں انہوں نے حضرت احمد رضا خاں بریلوی کے مشہورِ زمانہ سلام اور علامہ اقبال کے بعض اشعار و قطعات پر تضمین کی ہے۔ جو دیگر تضامین سے الگ تھلگ دکھائی دیتی ہے۔

تضمین یوں بھی ایک باقاعدہ فن ہے۔ جس میں شاعر کی خلاقی ذہن کے علاوہ بھی کئی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ عام تخلیق اور تضمین میں صریح اور موٹا فرق یہ ہے کہ تخلیق میں شاعر آزاد ہوتا ہے جبکہ تضمین میں وہ اپنے اُوپر چند پابندیوں کو خود عائد کر لیتا ہے۔ تضمین ایک مشکل فن ہے کیونکہ :-

Marfat.com

۱۔ تضمین عام طور پر اپنے سے زیادہ مشہور اور بڑے شاعر کے اشعار پر کی جاتی ہے ۔ یوں تضمین کرنے والا شاعر اپنے شعور و وجدان اور مشق کو کم و بیش اسی سطح پر لاکر تضمین کرنے کی کوشش کرتا ہے ۔

۲۔ دونوں شاعروں کے فنی روّیوں اور شعری مزاجوں میں جو فرق ہوتا ہے اسے کم سے کم کر کے ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کیجاتی ہے ۔

۳۔ تضمین میں شاعر مصرعے کے تنظیمی ڈھانچے میں اپنے آپ کو پابند کر لیتا ہے ۔

۴۔ دونوں شاعروں کے عہد کا زمانی بُعد بھی حائل ہوتا ہے ۔

عزیزؔ حاصل پوری کے ہاں تضمین علمی اور فلسفیانہ لفّاظی سے بوجھل نہیں ، یہاں تو جذبے کی شدّت اور خلوص کی حدّت مصرعوں کے جمالیات کو دوگونہ کرتی ہے ۔ عشقِ رسول عزیزؔ کا تصوّرِ حیات ہے ۔ وہ اسے حاصل دنیا و دیں سمجھتے ہیں ۔ ان کے تخیّل کا سارا زور اور فکر کی ساری توانائی ذاتِ اقدس کی ثناء اور ذکرِ جمیلِ مصطفٰے کے لئے ہے ۔

Marfat.com

لبِ عزیز پر ذکرِ خیر الوریٰ آتے ہی سرخوشی اور جذب و کیف کے فوارے پھوٹنے لگتے ہیں۔

موجزن ہو کے بحرِ کرم آگیا
دَور میں ساغرِ کیف و کم آگیا
غم گیا جب مداوائے غم آگیا،
جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آگیا
اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

جس سے نکلی ہوئی بات سب مان لیں
چاند سورج بھی جس کی اطاعت کریں
جس سے قفلِ دہانِ حجر کھُل پڑیں،
وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں،
اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

اقبال کی شاعری امتِ مسلمہ کا سرمایہ ہے۔ اس نے زندگی اور کائنات کے تمام موضوعات پر اگرچہ فلسفیانہ انداز میں رائے دی ہے لیکن اقبال کا کلام تغزل کی چاشنی سے محروم نہیں۔ کلامِ اقبال پر بے شمار دیگر شعراء کی طرح عزیز حاصل پوری نے بھی تضمین کی ہے لیکن اس میں ایک انفرادی شان پیدا ہو گئی ہے۔ جو عزیز حاصل پوری سے ہی خاص ہے اور وہ یہ ہے کہ انھوں نے اپنے مصرعوں میں اقبال ہی کی لُغت استعمال کی ہے۔

اُنا پر تیرا ایماں کیوں نہیں ہے
ترے جذبات میں جاں کیوں نہیں ہے
تری آنکھ اشک افشاں کیوں نہیں ہے
ترے دریا میں طوفاں کیوں نہیں ہے
خودی تیری مسلماں کیوں نہیں ہے

Marfat.com

کرنے کو تو تُو آیا تھا سماوات پہ شاہی
لے ڈوبی مگر تجھ کو تری پست نگاہی،
عالم ہے ترا تیرے لئے وجہ تباہی،
پوچھ اس سے کہ مقبول ہے فطرت کی گواہی
تو صاحبِ منزل ہے کہ بھٹکا ہُوا راہی؛

یوں عزیز حاصل پوری کی یہ تضمین شعری سرمائے میں ایک قابلِ قدر اضافہ ہے۔

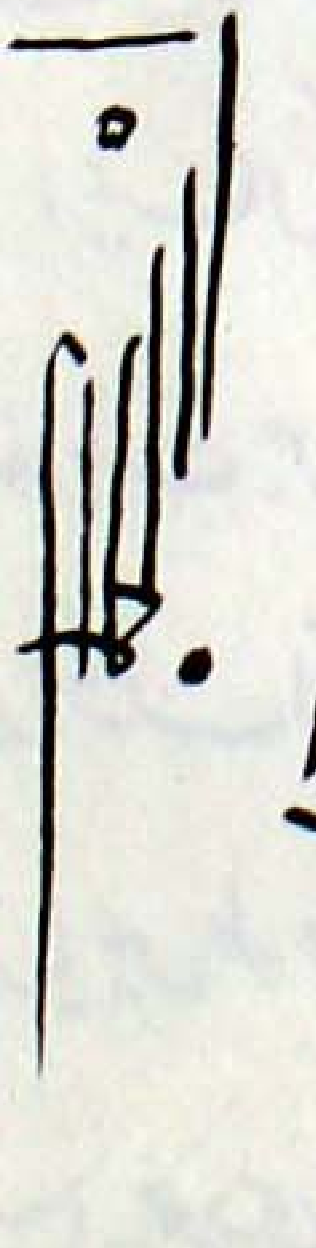

۱۸/۹/۸۲

Marfat.com

"حرفے چند"

از۔ پروفیسر صفدر حسین صفدر

تضمین وہ صنفِ سخن ہے۔ جسمیں شاعر کسی شاعر کے اشعار پر اس کے قافئے اور ردیف کو ملحوظ رکھتے ہوئے شعر کہے اور جن اشعار پہ تضمین کہی جا رہی ہے ان میں وہی تاثر وہی خیالات و افکار اور موسیقیت برقرار رہے اور حسنِ معنویت بھی ہاتھ سے نہ جانے پائے حق تو یہ ہے کہ اس سے بڑھ جائے مگر یہ شرط ضروری نہیں، تضمین کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کیلئے ہر شعر کے مصرعۂ اُولیٰ پر اس کے قافیہ و ردیف کو نبھانے کے لئے تضمین نگار کو اپنی فنی مہارت کا ثبوت دینا ہوتا ہے۔

حضرت احمد رضا خاں بریلویؒ کی نعت گوئی کی عالمانہ دھاک اور علامہ اقبالؒ کی شاعرانہ اور مفکّرانہ عظمت کا سکّہ اربابِ نظر کے دلوں پہ بیٹھا ہوا ہے۔ ان کے کلام پر تضمین کرنا کوئی بچوں کا کھیل نہیں۔ یُوں تو احمد رضا بریلویؒ اور علامہ اقبالؒ پر معدودے چند اور بھی تضمین نظر آتی ہیں لیکن اہلِ علم اور نکتہ شناس جانتے ہیں کہ روحِ احمد رضا بریلویؒ اور روحِ اقبالؒ

Marfat.com

کو جذب کرنا ہر کس و ناکس کا کام نہیں۔ بقولِ شاعر

ہر بوالہوس نے حسن پرستی شعار کی
اب آبروئے شیوۂ اہلِ نظر گئی

عزیز حاصل پوری کی تضمین نے کلامِ احمد رضا بریلویؒ اور کلامِ اقبالؒ کی تشریح و تفسیر و توضیح کے مقصد کو حسن و خوبی سے پورا کیا ہے۔ عزیز حاصل پوری کے مصرعوں کی روح ان کی مصرعوں کی روح میں مدغم ہو گئی ہے۔ ان کی تضمین کے نمونے ملاحظہ فرمائیے۔!

جس کا ہر اک سخن حرفِ قرآں بنا
جس کا ہر لفظ معنٰی کا روشن دیا
جس کا ہر جملہ دستورِ عالم بنا
وہ ذہن جس کی ہر بات وحیِ خدا!
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

ماہِ نو نے سدا جس کی تعظیم کی
بزمِ قوسین کو جس سے عظمت ملی

Marfat.com

جس پہ صدقے ہُوا حُسن تقدیس بھی
جس کے سجدے کو محراب کعبہ جُھکی
اُن بھنوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

ہر چشمِ فراست ہے ستاروں کا نگہ پیدا
ریاضِ ملّتِ بیضا میں ہے گلہائے تر پیدا
صدف کے منہ میں پھر شبنم نے کر لی رہگزر پیدا
ہر اشک چشمِ مسلم میں ہے نیساں کا اثر پیدا،
خلیل اللہ کے دریا میں ہوں گے پھر گہر پیدا

بہارِ گلشن طٰہٰ کی پھر شیرازہ بندی ہے
علومِ ظاہر و اخفیٰ کی پھر شیرازہ بندی ہے
نصابِ مکتبِ بطحا کی پھر شیرازہ بندی ہے
کتابِ ملّتِ بیضا کی پھر شیرازہ بندی ہے
یہ شاخِ ہاشمی کرنے کو ہے پھر برگ و بر پیدا

Marfat.com

عزیز حاصل پوری کی تضمین میں شاعرانہ حسن آفرینی اور حکیمانہ نکتہ سنجی کا وہ امتزاج ہے جو شعر کو شعر کی سطح سے بلند کر کے اعجاز و کرشمہ سرحدوں تک پہنچا دیتا ہے۔ عزیز صاحب عرصہ دراز سے شعر و سخن کے چمن زاروں کی آبیاری کر رہے ہیں۔ وہ پیدائشی شاعر ہیں لیکن اسکے باوجود اس طویل عرصے میں ان کے فن نے پختگی وہ منزلیں سَر کی ہیں جس کے لئے کسی ثبوت کی ضرورت نہیں۔ بُنیادی طور پر عزیز صاحب غزل گو اور نعت گو شاعر ہیں انہوں نے نعت گوئی کے کوچے میں جس لطافت و نزاکت اور ضبط و احتیاط سے قدم رکھا ہے وہ قابل ستائش ہے وہ فنا فی الرسول ہیں۔ عزیز صاحب کی یہ تضمین احساس و فکر کا وہ نقش جمیل ہے جس پر عروس سخن ہمیشہ نازاں رہے گی۔

اس تضمین کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ عزیز صاحب نے حضرت احمد رضا بریلویؒ اور علامہ اقبالؒ کی فکری توانائی سے اثر قبول کیا ہے۔

عزیز صاحب کا کلام پڑھتے ہوئے ایک دلکش آہنگ باطن کے ساز سے خود بخود ابھرنے لگتا ہے۔ ان کے مزاج میں سادگی اور قلندری

Marfat.com

ہے ۔ وہ روحانی موضوعات کو انتہائی خوبصورتی سے نبھاتے ہیں ۔
ان کے ہاں احساس کی ہلکی ہلکی شدت کے ساتھ ساتھ غنائیت کا پہلو
بھی نمایاں ہے ۔ ان کا ادبی خلوص اور ان کے جذبے کی سچائی ان کے
کلام میں تاثیر پیدا کر دیتی ۔ وہ ہر شعبۂ زندگی میں پوری دیانتداری سے
سوچتے ہیں اور عمل کرتے ہیں ۔ انہوں نے اب تک جو کچھ لکھا ہے انہیں
شہرت اور دولت کمانے کا جذبہ کارفرما نظر نہیں آتا ۔ تضمین لکھنا بظاہر
آسان نظر آتا ہے لیکن درحقیقت یہ انتہائی مشکل کام ہے ۔ یہ تضمین ایک
سچے شاعر کی روح سے وجود میں آئی ہے ۔ شعور کی پختگی، جذبے کی سچائی
اور عمل کی توانائی نے اس تضمین کو جاذبِ نظر اور دلکش بنا دیا ہے ۔ عزیز
صاحب نے اپنی تضمین کے ذریعے ان عظیم شخصیتوں سے ہمارا روحانی رشتہ استوار کر دیا ہے
یہی ان کی ادبی خدمت ہے ۔ عزیز صاحب کی فنی چابکدستی نے نہ صرف اس تضمین
کو خوبصورت اور زندگی آموز بنا دیا ہے بلکہ احمد رضا خاں بریلویؒ اور علامہ اقبالؒ
کے روح پرور افکار سے ہمیں روشناس کراتے ہوئے شرکت فی العلم
کا فریضہ بھی انجام دیا ہے ۔

از
صفدر حسین صفدر

حمد باری تعالیٰ

اے ذاتِ بے نیاز، بجا میرا ناز ہے
تیرا نیاز مند ہوں تجھ سے نیاز ہے!

تو بے نیاز ہے تو رؤف و رحیم بھی
جبّار ہے تو حد سے زیادہ کریم بھی،

ستّار تیری ذات ہے غفّار تیری ذات
دونوں جہاں میں عفو کی سرکار تیری ذات

تیرے سوا کسی کا نہیں کوئی کارساز،
تو ہی جہاں نواز ہے تو ہی جہاں نواز

تو ہی تمام دہر کا پروردگار ہے
اس گلستاں میں تیرے کرم کی بہار ہے

تیرا کوئی شریک نہیں بزمِ دہر میں،
بے مثل تیری ذات ہے دنیا کے شہر میں

جاگے گناہ گاروں کے سوئے ہوئے نصیب
تو نے دیا جو ہم کو شفیع الوریٰ حبیب

ہو گی اگرچہ حشر میں تیری پکڑ شدید
دنیا مگر نہیں تیری رحمت سے ناامید

اعزاز یہ عزیز کو تو نے عطا کیا
اپنے حبیبِ پاک کا واصف بنا دیا

Marfat.com

صدرِ ایوانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
بدرِ فارانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
مظہرِ شانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

موجزن ہو کے بحرِ کرم آگیا
دَور میں ساغرِ کیف و کم آگیا
غم گیا جب مداوائے غم آگیا
جس طرف اُٹھ گئی دَم میں دَم آگیا،
اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

چھٹ گئی تیرگی چمکا طیبہ کا چاند
بُجھ گئی چاندنی، چمکا طیبہ کا چاند
دہر کو ضو ملی، چمکا طیبہ کا چاند
جس سُہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اُس دلِ افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

جس کی آمد پہ در رحمتوں کا کھُلا
جس کے دَم سے ہُوا عاصیوں کا بھلا
جس کے صدقے سکوں بے کسوں کو ملا
جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

جس کو حسنِ ازل کی تجلّی کہیں،
جس سے انوارِ رحمت برسنے لگیں،
جس کی ضو سے مرادوں کے گلشن کھلیں
جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اُس تبسّم کی عادت پہ لاکھوں سلام

جس کا ہر اک سخن حرفِ قرآں ہُوا
جس کا ہر جُملہ دستورِ عالم بنا
جس کا ہر لفظ معنی کا روشن دیا
وہ ذہن جس کی ہر بات وحیٔ خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

ماہِ نو نے سدا جس کی تعظیم کی
بزمِ قوسین کو جس سے عظمت ملی
جس پہ صدقے ہوا حسنِ تقدیس بھی
جس کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
اُن بھنوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

کھائی ہوگی کسی نے نہ ایسی قسم
یہ انوکھی قسم ہے نرالی قسم
حرفِ قرآں بھی ایک ٹھہری قسم
کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم
اُس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

87013

69573

Marfat.com

حُسنِ صنعت میں سب سے نرالے وُہ کان
نورِ آنکھوں کے، دِل کے اُجالے وہ کان
اللہ اللہ! سماعت کے آلے وہ کان،
دُور و نزدیک کے سُننے والے وہ کان،
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

جس کی شوکت کے ہر سمت ڈنکے بجے،
جس کی عظمت کے دنیا میں ہیں تذکرے
جس کو بخشے خدا نے بڑے مرتبے
جس کے آگے سرِ سروراں خم رہے
اُس سرِ تاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

کر لیا جس نے دیدارِ خیر البشر
آ گیا اُس کی آنکھوں میں نورِ بصر
علم صدقے ہُوا اُس کے عرفان پر
جس مسلماں نے دیکھا انہیں اک نظر
اُس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام

جس کی طاقت کا کوئی ٹھکانہ نہیں
جس کے آگے اجارہ کسی کا نہیں
جس کا ثانی زمانے میں دیکھا نہیں
جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں
ایسے بازو کی ہمت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

جِس کے دم سے ہے روشن دیارِ حرم
جس سے شاداب ہے لالہ زارِ حرم
باعثِ عزت اقتدارِ حرم
شہریارِ ارم تاجدارِ حرم
نو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

خاتمِ الانبیاء سیّدالمرسلیں
حاکمِ مظہرِ احکم الحاکمیں!
جس کے قبضے میں ہیں آسمان و زمیں
فرش تا عرش ہے جس کے زیرِ نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

کی انہوں نے پسند اک نوالی غذا
ورنہ کیا کیا نہ اُن کے لئے تھی غذا
اللہ اللہ! یہ شاہِ زمن کی غذا
دو جہاں ملک اور جَو کی روٹی غذا
اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

بیکسوں کی بھلائی کے چمکے ہلال
سب کی حاجت روائی کے چمکے ہلال
عاصیوں کی رہائی کے چمکے ھلال
عیدِ مشکل کشائی کے چمکے ھلال
ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

نوری نوری گُلِ قُدس کی پتیاں
ننھی ننھی گُلِ قدس کی پتیاں
ہلکی ہلکی گُلِ قدس کی پتیاں
پتلی پتلی گُلِ قدس کی پتیاں
اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

اپنی بخشش کی کس کو تمنّا نہیں
عفو کی آرزو کون رکھتا نہیں
مستحق کرم میں ہی تنہا نہیں
ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امّت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

وہ یقیناً ہے اک چہرۂ مصطفےٰ
نظر آتا ہے جس میں جمالِ خُدا
جو بہر نوع ہے مظہرِ کبریا
وصف جس کا ہے آئینۂ حق نُما

اس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام

جس سے نکلی ہوئی بات سب مان لیں
چاند سورج بھی جس کی اطاعت کریں
جس سے قفلِ دہانِ حجر کُھل پڑیں
وہ زباں جس کو سب کُن کی کُنجی کہیں

اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

انتخابِ نبوّت پہ بے حد دُرود
انتسابِ نبوّت پہ بے حد درود
باریابِ نبوّت پہ بے حد درود
فتح بابِ نبوّت پہ بے حد دورد
ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

پائے اقدس پہ رحمت بداماں دُرود
سرِ رفعت پہ سرمایۂ جاں درود
زلفِ واللّیل پہ نور ساماں درود
چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں درود
نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

حُسنِ بزمِ رسالت پہ عرشی دُرود
قصرِ نورِ نبوّت پہ عرشی دُرود
محفلِ خُلد صورت پہ عرشی دُرود
عرش کی زیب زینت پہ عرشی دُرود
فرش کی طیب و نزہت پہ لاکھوں سلام

اُس مجسّم محبّت پہ اعلیٰ دُرود
اس سراپا مودّت پہ اعلیٰ درود
اس شہنشاہِ رافت پہ اعلیٰ درود
ربِّ اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ دُرود
حق تعالیٰ کی مِنّت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

میرے آقا و مولا پہ دائم دُرود
میرے ملجا و ماویٰ پہ دائم درود
مالکِ دوش و فردا پہ دائم درود
شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشۂ بزمِ جنّت پہ لاکھوں سلام

کر دیا ہے خُدا نے ضروری دُرود
بر حضورِ مکرّم حضوری درود
بھیجئے ان پہ ہر دم ظہوری درود
خندۂ صبحِ عشرت پہ نوری درود
گریۂ ابرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

مجھ سے احقر کی سطوت پہ لاکھوں درود
مجھ سے کمتر کی شوکت پہ لاکھوں درود
مجھ سے پرغم کی راحت پہ لاکھوں درود
مجھ سے بےکس کی دولت پہ لاکھوں درود

مجھ سے بےبس کی ثروت پہ لاکھوں سلام

مطلعِ شوخیٔ چشم وا پہ درود
مقطعِ فخرِ ناز و ادا پہ درود
اک نشیب و فراز آشنا پہ درود
نیچی نظروں کی شرم و حیا پہ درود

اُونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

درد مندوں کے ملجا پہ بے حد درود
بے سہاروں کے ماویٰ پہ بے حد درود
غم نصیبوں کے مولیٰ پہ بے حد درود
ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

اُس زباں کی سلاست پہ بے حد درود
گفتگو کی حلاوت پہ بے حد درود
اس کی باتوں کی لذّت پہ بے حد درود
اس کی پیاری فصاحت پہ بے حد درود
اُس کی دِلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

جس کی تابش سے ذرّے، ستارے بنے
دو جہاں جس کی ضو نے اجاگر کیے
دیپ آنکھوں کے جس سے منور ہوئے
جس سے تاریک دِل جگمگانے لگے،
اُس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

جس کو غربت میں دیکھا غنی کر دیا
جس کو محتاج پایا، غنی کر دیا
جس کو جس وقت چاہا غنی کر دیا،
ہاتھ جس سمت اُٹھا غنی کر دیا
موجِ بحرِ سخاوت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

جس سے آنکھوں کے ایوان روشن ہوتے
دیپ جس سے تمنّاؤں کے جل اُٹھے
دو جہاں جس کی ضَو نے منوّر کیئے
جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اُس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

آشیاں جن کے دَم سے بنا ہر نفَس
میرے آقا ہیں وہ میرے مولیٰ ہیں بس
غمزدوں کے لیئے وہ سراپا ترس
خلق کے داورس سب کے فریاد رس
کہفِ روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

وہ دُعا جس کو حاصل وقارِ قبول
وہ دعا جو بنی اقتدارِ قبول!
وہ دعا جس کو کہئے حصارِ قبول
وہ دعا جس کا جوبن بہارِ قبول
اُس نسیمِ اجابت پہ لاکھوں سلام

قصرِ فردوس رضواں کے دونوں ستوں
دل کی تسکیں کے ایواں کے دونوں ستوں
عرشِ پُرنورِ یزداں کے دونوں ستوں
کعبۂ دین و ایماں کے دونوں ستوں
ساعدینِ رسالت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

موجِ عِرفاں اُٹھے بحرِ افکار میں
کس کو کتنی تمنّا ہے؟ پہچان لیں،
تشنہ کاموں کو سیراب دم میں کریں
نُور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
اُنگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

جِس کے چہرے پہ قربان شمس و قمر
زلف و عارض پہ صدقے ہیں شام و سحر
حُسن جن کا ہے دنیا کو نورِ بصر
جس مُسلماں نے دیکھا اُنہیں اِک نظر
اس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

وہ شہِ بزمِ کونین والاحَشم ،!
وہ شفیع الامم ؛ وہ جمیلِ الشّیم
مالکِ ملکِ انوارِ لوح و قلم
شہریارِ ارم ، تاجدارِ حرم
نَو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

روزِ میثاق سے حشر کے روز تک
رہا جس کا زمانہ بلاشبہ و شک
جس کے محور ہیں سارے سماؤ سمک
جس کے گھیرے میں ہیں انبیاؤ ملک
اُس جہاں گیر بعثت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

صدقۂ اہلِ بیتِ فضیلت مآب
صدقۂ پنجتن، صدقۂ کُل صحاب
صدقۂ غوثِ اعظم گرامی جناب
بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب

تا ابد اہلِ سنّت پہ لاکھوں سلام

محفلوں میں بجے سازِ صلِّ علیٰ
نغمہ نغمہ لگے دو جہاں کی فضا
ہو عزیزِ سخن بھی ترا ہمنوا،
جبکہ خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

تضمین بر کلامِ اقبال

تُو اپنے دل سے توہّم مٹا تو سکتا ہے
یقین و عزم کی شمعیں جلا تو سکتا ہے
خیالِ کثرتِ اصنام جا تو سکتا ہے
بیاں میں نکتۂ توحید آ تو سکتا ہے
ترے دماغ میں بُت خانہ ہو تو کیا کہیے

Marfat.com

وہ شمع روشنی جس کی ہماری راہ میں ہے
وہ رازِ عشق جو پنہاں جلال وجاہ میں ہے
وہ سرِّ حق کہ مسلمان کی نگاہ میں ہے
وہ رمزِ شوق کہ پوشیدہ لا الٰہ میں ہے
طریقِ شیخ فقیہانہ ہو تو کیا کہیے

نہیں فقیر کو مطلب جہاں پناہی سے
وہ بے نیاز ہے دنیا کی کم نگاہی سے
"فلک سریر" ہے مستغنی کجکلاہی سے
مقامِ فقر ہے کتنا بلند شاہی سے
روش کسی کی گدایانہ ہو تو کیا کہیے

Marfat.com

یہ دور کر رہا ہے ماضی کی ترجمانی
جب تھی تری حقیقت اب ہے تری کہانی
مُلکِ انا پہ کل تک تھی تیری حکمرانی!
غافل نہ ہو خودی سے کر اپنی پاسبانی
شاید کسی حرم کا تو بھی ہے آستانہ

ایمان کی حرارت ملتی نہیں ہے تجھ میں
اسلام کی تڑپ بھی کوئی نہیں ہے تجھ میں،
لگتا ہے آج جیسے کچھ بھی نہیں ہے تجھ میں
اے لاالٰہ کے وارث باقی نہیں ہے تجھ میں
گفتار دلبرانہ کردار قاہرانہ

Marfat.com

تجھ پر ابھی ہُوا نہیں ماحول کا اثر !
تیری حیات موت کی لذّت سے بے خبر
تو مدّعیٔ حکمت و دانش سہی ! مگر
جب تک نہ زندگی کے حقائق پہ ہو نظر
تیرا زجاج ہو نہ سکیگا حریفِ سنگ

رقص و سرود کیوں نہ ہو تیرے لئے حرام
اے دوست تیرے ہاتھ میں ہے عسکری نظام
محفوظ کر لے ذہن میں اقبال کا پیام
یہ زورِ دست و ضربتِ کاری کا ہے مقام
میدان جنگ میں نہ طلب کر نوائے چنگ

Marfat.com

جب تیرے نعرے بزمِ عالم میں گونجتے تھے
ہیبت سے عرشِ اعظم کے پائے ڈولتے تھے
تیرے اثر کا لوہا دشمن بھی مانتے تھے
تیری نگاہ سے دل سینوں میں کانپتے تھے
کھویا گیا وہ تیرا جذبِ قلندرانہ

لوح و قلم سے شاید اقبال باخبر ہے
ہر زیر و بم سے شاید اقبال باخبر ہے
رمزِ اُمم سے شاید اقبال باخبر ہے
طرزِ حرم سے شاید اقبال باخبر ہے
ہیں اس کی گفتگو کے انداز محرمانہ

Marfat.com

وہاں انوارِ آیاتِ الٰہی ہیں جہاں تُو ہے!
کہ سنگِ میل ہے تو، اپنی منزل کا نشاں تو ہے
لسان العصر تو، اسرارِ حق کا ترجماں تو ہے
خدائے لم یزل کا دستِ قدرت تو، زباں تو ہے
یقیں پیدا کر اے غافل! کہ مغلوبِ گماں تو ہے

کرے جس پر زمانہ رشک ہے محفل مسلماں کی
حقیقت میں یہی پہچان ہے کامل مسلماں کی
نظر والوں میں ہے عزت بجان و دل مسلماں کی
پرے ہے چرخِ نیلی فام سے منزل مسلماں کی
ستارے جسکی گردِ راہ ہوں وہ کارواں تُو ہے

Marfat.com

خرابات جہاں میں بادہ ہے خونِ جگر تیرا
کہ نورِ نکہتِ میخانہ ہے خونِ جگر تیرا
چمن زاروں کے رخ پہ غازہ ہے خونِ جگر تیرا
حنا بندِ عروسِ لالہ ہے خونِ جگر تیرا
تری نسبت براہیمی ہے معمارِ جہاں تو ہے

حقیقت کیا کسی سے ہو بیاں تیری کہانی کی
حرارت اک ترے سینہ میں ہے سوزِ نہانی کی
اصولِ عزمِ مستحکم کی تُو نے ترجمانی کی
تری فطرت امیں ہے ممکناتِ زندگانی کی
جہاں کے جوہرِ مضمر کا گویا امتحاں تُو ہے

Marfat.com

اَنَا پر تیرا ایماں کیوں نہیں ہے
ترے جذبات میں جاں کیوں نہیں ہے
تیری آنکھ اشک افشاں کیوں نہیں ہے
ترے دریا میں طوفاں کیوں نہیں ہے
خودی تیری مسلماں کیوں نہیں ہے

ترے سینہ میں ہے تنویرِ یزداں
تری آنکھوں میں ہے تصویرِ یزداں
ترا ایماں ہے دامن گیرِ یزداں
عبث ہے شکوۂ تقدیرِ یزداں
تو خود تقدیرِ یزداں کیوں نہیں ہے

Marfat.com

کتابِ دہر کی تزئیں ہے داستانِ حرم
کہ زیبِ ہر لبِ لعلیں ہے داستانِ حرم
لہو لہو ہے تو زرّیں ہے داستانِ حرم
غریب و سادہ و رنگیں ہے داستانِ حرم
نہایت اس کی حسینؑ ابتدا ہے اسماعیلؑ

بیاں کسی سے ہو کیا، شانِ آستانِ حرم
رہے شہید و پیمبرؐ بھی پاسبانِ حرم
اب انقلابِ زمانہ ہے نوحہ خوانِ حرم
غریب و سادہ و رنگیں ہے داستانِ حرم
نہایت اس کی حسینؑ ابتدا ہے اسماعیلؑ

Marfat.com

تُو اپنے سینے میں ایمان کے جذبات کر پیدا
لرز اُٹھیں گے ہیبت سے تری پھر قیصر و کسریٰ
خدا نے اپنے بندے کو عطا کیں طاقتیں کیا کیا!
کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زورِ بازو کا
نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

نبوّت فاتحِ عالم! ولایت فاتحِ عالم!
تمام اللہ والوں کی طریقت فاتحِ عالم
رہا ہر دَور میں ایمانِ امّت فاتحِ عالم
یقیں محکم عمل پیہم محبّت فاتحِ عالم
جہادِ زندگانی میں یہ ہیں مَردوں کی شمشیریں

Marfat.com

کرنے کو تو آیا تھا سماوات پہ شاہی
لے ڈوبی مگر تجھکو تری پست نگاہی
عالم ہے ترا، تیرے لئے وجہ تباہی
پوچھ اس سے کہ مقبول ہے فطرت کی گواہی
تو صاحب منزل ہے کہ بھٹکا ہوا راہی!

ازبر نہیں قرآں تو نہ شاہی نہ فقیری
دل میں نہ ہو ایماں تو نہ شاہی نہ فقیری
انساں نہیں انساں، تو نہ شاہی نہ فقیری
کافر ہے مسلماں، تو نہ شاہی نہ فقیری
مومن ہے تو کرتا ہے فقیری میں بھی شاہی!

Marfat.com

سینے میں مسلماں کے ہے ایمان کا جذبہ!
ہوتا نہیں اُس کو کسی میدان میں خدشہ
ہر جنگ میں ہے فتح، مسلمان کا خاصہ
کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

کس طرح نہ ہو قابلِ توقیر مسلماں
کونین میں ہے صاحبِ تدبیر مسلماں
فرمودۂ اقبال کی تفسیر مسلماں
کافر ہے تو ہے تابعِ تقدیر مسلماں
مومن ہے تو وہ آپ ہے تقدیرِ الٰہی

Marfat.com

یہ بات اہلِ نظر پر عیاں ہے راز نہیں!
کہ سرکشوں میں کوئی شخص سرفراز نہیں
نوائے وقت سے خالی خودی کا ساز نہیں
خودی کی شوخی و تندی میں کبر و ناز نہیں
جو ناز ہو بھی تو بے لذّتِ نیاز نہیں

دماغ سینۂ تابندہ کی تلاش میں ہے
شعور جذبۂ رخشندہ کی تلاش میں ہے
جنوں حرارتِ پائندہ کی تلاش میں ہے
نگاہِ عشق دلِ زندہ کی تلاش میں ہے
شکارِ مُردہ سزاوارِ شاہباز نہیں

Marfat.com

کبھی شراب نہ لوں ساقیٔ فرنگ سے میں
کبھی نہ لے کے پیوں، ساقیٔ فرنگ سے میں
کبھی نہ دل کی کہوں! ساقیٔ فرنگ سے میں
سوالِ مے نہ کروں ساقیٔ فرنگ سے میں
کہ یہ طریقۂ رندانِ پاکباز نہیں

چلا سکا نہ مسلسل کوئی حکومتِ عشق
چلی بھی گر تو نہ پیہم چلی حکومتِ عشق
دکھائی دی نہ کہیں دائمی حکومتِ عشق
ہوئی نہ عام جہاں میں کبھی حکومتِ عشق
سبب یہ ہے کہ محبت زمانہ ساز نہیں

Marfat.com

دین کو مربوطِ فکرِ خامِ مغرب سے نہ کر
منسلک ایمان کو اوہامِ مغرب سے نہ کر
کعبۂ دل کو خرابِ اصنامِ مغرب سے نہ کر
اپنی ملّت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی

اُن کی جمعیّت ہے لادینی کے گھوڑے پر سوار
ان کی جمعیت ہے ذہنی آمرّیت کا شکار
ان کی جمعیّت کے گلشن میں ہے ذاتوں سے بہار
ان کی جمعیت کا ہے رنگ و نسب پر انحصار
قوّتِ مذہب سے مستحکم ہے جمعیّت تری

Marfat.com

فرقہ سازی سے نہ رُخ بدلا تو جمعیّت کہاں؟

گوہرِ مقصد نہ ہاتھ آیا تو جمعیّت کہاں؟

جڑ سے بوٹا جوڑ کا اُکھڑا تو جمعیّت کہاں

دامنِ دیں ہاتھ سے چھوٹا تو جمعیت کہاں

اور جمعیت ہوئی رُخصت تو ملّت بھی گئی

Marfat.com

ہر چشمِ فراست ہے ستاروں کا نگر پیدا،
ریاضِ ملّتِ بیضا میں ہیں گُلہائے تر پیدا،
صدف کے منہ میں پھر شبنم نے کر لی رہگذر پیدا
ہر اشکِ چشمِ مسلم میں ہے نیساں کا اثر پیدا
خلیل اللہ کے دریا میں ہوں گے پھر گُہر پیدا

بہارِ گلشنِ طٰہٰ کی پھر شیرازہ بندی ہے
علومِ ظاہر و اخفیٰ کی پھر شیرازہ بندی ہے
نصابِ مکتبِ بطحا کی پھر شیرازہ بندی ہے
کتابِ ملّتِ بیضا کی پھر شیرازہ بندی ہے
یہ شاخِ ہاشمی کرنے کو ہے پھر برگ و بر پیدا

Marfat.com

صدا پیدا نہیں ہوتی خموشی کے تلاطم سے
ہمیشہ پھوٹتے ہیں زمزمے امواجِ قلزم سے
زمانہ گونجتا ہے نغمۂ سازِ تکلّم سے
نوا پیرا ہوا ے بلبل کہ ہو تیرے ترنّم سے
کبوتر کے تنِ نازک میں شاہیں کا جگر پیدا!

نظر آتا نہیں کوئی گنہگارِ جہاں بینی!
جہاں میں ہو جسے عرفانِ اسرارِ جہاں بینی
جہاں بانوں کو آتے ہیں کب اطوارِ جہاں بینی
جہاں بانی سے ہے دشوار تر کارِ جہاں بینی
جگر خوں ہو تو چشمِ دل میں ہوتی ہے نظر پیدا

Marfat.com

نظر والوں کو توفیقِ نظر اللہ نے دی ہے
ضیائے حُسنِ فطرت دیکھنے والوں نے دیکھی ہے
یہ دولت ورنہ آسانی سے کِس کے ہاتھ آئی ہے
ہزاروں سال نرگِس اپنی بے نُوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دِیدہ ور پیدا

تلاشِ مخلصینِ بے ریا میں کِس نگر جائیں
خلوصِ دل نہیں ملتا نہیں ملتا جدھر جائیں
یہ اچھا ہے کہ اِس مکّار دنیا سے گزر جائیں
خداوندا یہ تیرے سادہ دِل بندے کِدھر جائیں
کہ سُلطانی بھی عیّاری ہے درویشی بھی عیّاری

Marfat.com

سنا دیئے ہیں اُسے نغمہ ہائے خانقہی
بتا دیئے ہیں اُسے نکتہ ہائے خانقہی
دکھا دیئے ہیں اسے جلوہ ہائے خانقہی
سکھا دیئے ہیں اسے شیوہ ہائے خانقہی
فقیہہ شہر نے صوفی کو کر دیا ہے خراب

وہ سجدہ جس کی ادا آسماں کو بھاتی تھی
وہ سجدہ جس کی تڑپ عرش کو ہلاتی تھی
وہ سجدہ جس کی حرارت بدن میں آتی تھی،
وہ سجدہ روحِ زمیں جس سے کانپ جاتی تھی!
اُسی کو آج ترستے ہیں منبر و محراب

Marfat.com

اشک ہیں بیتاب آنکھوں میں روانی کے لئے
تشنہ رہ جائے نہ اپنی مٹی پانی کے لئے
ہر قدم پر مستعد ہوں جانفشانی کے لئے
ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے

نیل کے ساحل سے لیکر تا بخاکِ کاشغر

دامانِ زندگی کو یوں تار تار رکھ،
عزم و یقیں کے سلسلے کو پائیدار رکھ
حُبِّ وطن کو دل میں سدا برقرار رکھ
مِلّت کے ساتھ رابطہ استوار رکھ

پیوستہ رہ شجر سے اُمّیدِ بہار رکھ

Marfat.com

عرفاں تمام اس کی فراست پہ ہیں قربان
عرفان کی بلقیس کا مومن ہے سلیمان
تقریر بھی قرآن ہے تحریر بھی قرآن
ہر لحظہ ہے مؤمن کی نئی شان نئی آن
گفتار میں کردار میں اللہ کی برھان

صداقت ہے مطلوب و مقصودِ مؤمن،
عدالت ہے مطلوب و مقصود مومن
سخاوت ہے مطلوب و مقصود مومن
شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مالِ غنیمت نہ کشور کشائی

Marfat.com

سحر کا نغمہ گونجے نالۂ شب گیر سے پہلے
ملے تدبیر کا حاصل تجھے، تدبیر سے پہلے
عیاں ہو شوخیٔ تحریر ہر تحریر سے پہلے
خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خُدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

Marfat.com

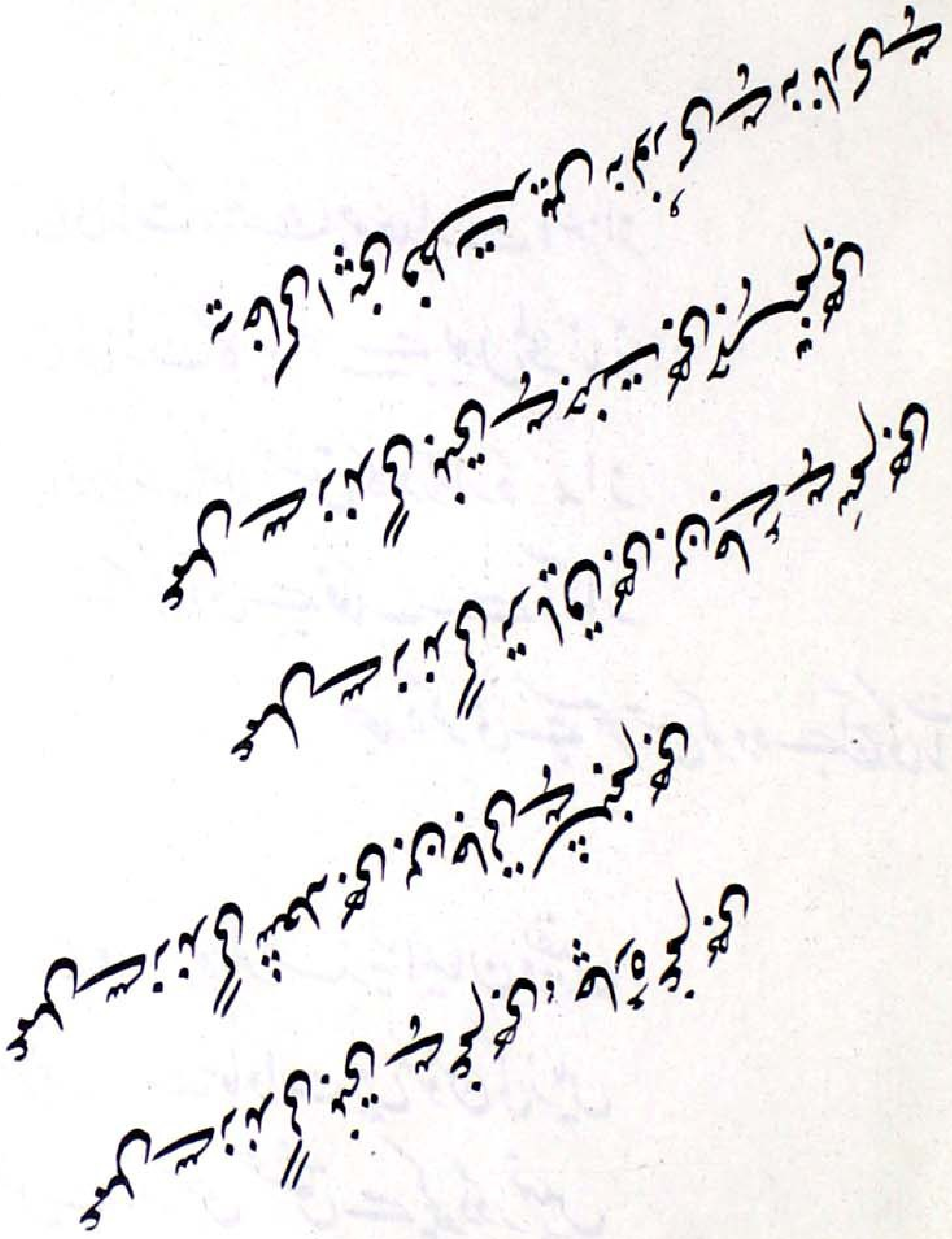

شبِ معراج

آج کی رات کو بخشا جو خدا نے اعزاز
آج کی رات کا ہر لمحہ ہے یوں لمحۂ ناز
آج کی رات کھُلا عشق کا دروازۂ راز
اخترِ شام کی آتی ہے فلک سے آواز
سجدہ کرتی ہے سحر جس کو وہ ہے آج کی رات

دل میں پیدا ہو اگر جذبۂ ایمان و یقیں
پھر تو یہ ہفت سماوات ہیں مومن کی زمیں
عقل سے دُور سہی عشق سے کچھ دُور نہیں
رہِ یک گام ہے ہمّت کیلئے عرشِ بریں
کہہ رہی ہے یہ مسلمان سے معراج کی رات

Marfat.com

Marfat.com

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی
دفتر ۵

عزیز حاصلپوری کی دیگر تصانیف

جام نور

کشت زار غزل

صحیفۂ نور

جمال نور

بہار تغزل

کلیم آرٹ پریس حسن پروانہ روڈ ملتان

Marfat.com

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی
دفتر

عزیز حاصلپوری کی دیگر تصانیف

جام نور

کشت زار غزل

صحیفۂ نور

جمال نور

بہار تغزل

کلیم آرٹ پریس حسن پروانہ روڈ ملتان

Marfat.com